سِکھ مذہب

حضرت بابا نانکؒ صاحب مسلمان ولی اللہ تھے

ہمارا عقیدہ ہے کہ جناب بابا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ پکّے مسلمان اور ولی اللہ تھے اور اس کی بنیاد ہمارے آقا و پیشوا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ کشف ہے جس میں حضورؑ کو بابا صاحبؒ بحالتِ اسلام دکھائے گئے (نزول المسیح ص۲۰۳ تا ص۲۰۵ و تذکرہ ص۱۵ چوتھا ایڈیشن) اور پھر وہ دلائل ہیں جو آپؑ نے بابا صاحب کے اسلام کے ثبوت میں ۱۸۹۵ء میں کتاب "ست بچن" اور اس کے بعد "چشمۂ معرفت" (روحانی خزائن جلد ۲۳ ص۳۵۰ تا ص۳۶۶) میں تحریر فرمائے۔ علاوہ ازیں سلسلہ احمدیہ کے علماء کی طرف سے بھی کئی ایک ٹریکٹ اور کتابیں اس موضوع پر شائع ہو چکی ہیں۔ ذیل میں ہم یکجائی طور پر بغیر کسی حاشیہ آرائی کے وہ اُمور درج کرتے ہیں جو اس مسئلہ پر روشنی ڈالتے ہیں۔

بابا صاحبؒ کے مسلمان ہونے کے عقیدہ کی ابتداء

بابا نانک صاحبؒ کے مسلمان ہونے کا عقیدہ آپ کے زمانۂ زندگی ہی سے مسلمانوں میں چلا آتا ہے۔ یعنی بابا صاحب کی زندگی میں مسلمان آپ کو ولی اللہ کہتے تھے (جنم ساکھی بالا ص۱۳۲ و جنم ساکھی منی سنگھ ص۱۰۹ و ص۱۱۰ و تواریخ گورو خالصہ ص۲۳ و ص۴۳ مصنفہ پروفیسر سندر سنگھ) بلکہ آپ کو ولی عارف یقین کرتے تھے (تواریخ گورو خالصہ ص۴۰۳) اور نانک درویش کے نام سے پکارتے تھے (جنم ساکھی بالا ص۱۳۶ و جنم ساکھی سری گورو سنگھ سبھا ص۲۴۹)

مسلمانوں میں بابا صاحبؒ کی یادگاریں

پھر لکھا ہے کہ آپ حاجی درویش بن کر مکے میں حج کے لئے گئے (جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۳۱ ایڈیشن دوم ساکھی ۳۰ ص۲۱۶) اور ممالک اسلامی میں آپ کے مقامات کو نانک قلندر یا ولی ہند کے دائرہ کے نام سے پکارا جاتا ہے (تواریخ گورو خالصہ ص۳۹۶ مصنفہ گیانی گیان سنگھ) قلندر مسلمان فقیروں کے لئے مشہور لفظ ہے (ناداں تے تھاواں دا کوش مصنفہ ماسٹر متاب سنگھ) اور گیانی گیان سنگھ صاحب نے لکھا ہے کہ مکہ شریف میں بابا نانکؒ کا مکان مسجد کی شکل پر بنا ہوا ہے۔ جو ولی ہند کے نام سے مشہور ہے (تواریخ گورو خالصہ ص۴۴۲) اور عرب میں بابا صاحب ولی ہند کے نام سے مشہور ہیں۔ اور آپ کے مکانات مسجدوں کی شکل میں بنے ہوئے ہیں (تواریخ گورو خالصہ ص۴۴۵ و ناداں تے تھاواں دا کوش ص۳۵) اور بغداد کے مسلمان بابا صاحب کو مسلمان پیر خیال کرتے ہیں (تواریخ گورو خالصہ ص۴۵ مصنفہ گیانی گیان سنگھ مطبوعہ ۱۸۹۱ء) اور

ہزارہ کے علاقہ میں ایسے لوگ آباد ہیں جو اپنے آپ کو نانک ولی کے مُرید بتاتے ہیں۔ (تواریخ گورو خالصہ ص۴۹۳)

باباصاحب کی وفات پر مسلمانوں کا دعویٰ

باباصاحب کی وفات پر بھی مسلمانوں نے پُرزور اصرار کیا کہ ہم آپ کی لاش مبارک کو جلانے نہیں دینگے لو۔ اس کی وجہ یہ بتائی کہ آپ پکے مسلمان اور حاجی ہیں (تواریخ گورو خالصہ ص۹۳ مصنف پروفیسر سندر سنگھ) سردار خزان سنگھ صاحب نے بھی مسلمانوں کے اس اصرار کی وجہ یہی بتائی ہے کہ وہ آپ کو مسلمان یقین کرتے تھے۔
(ہسٹری اینڈ فلاسفی آف دی سکھ ریلیجن ص۱۰۱)

بابا نانکؒ صاحب کے اسلام پر ایک شہادت

گوردوارہ ٹریبونل کے ججوں نے مقدمہ مانک کے فیصلہ میں لکھا۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے (دیکھو ہیوز صاحب کی ڈکشنری آف اسلام ص۵۸۳ تا ص۵۹۱) کہ گورو نانک صاحب نے اپنے خاص اُصول اسلام سے لئے ہیں۔ یہ بات پکی ہے کہ باباصاحب نے اپنے آپ کو اسلام کا مخالف ظاہر نہیں کیا اور اُس نے ایک مسلمان فقیر کی شکل میں مکے کی یاترا کی۔ (اُداسی سکھ نہیں ص۱۲)

بابا نانکؒ صاحب کا نام مسلمانوں کا ساتھا

گیانی گیان سنگھ صاحب لکھتے ہیں، کہ مسلمان باباصاحب کو "نانک شاہ" کے نام سے پکارتے تھے (تواریخ گورو خالصہ ص۱۲۵) اور جنم ساکھی بالا میں "نانک شاہ ملنگ" لکھا ہے۔ (جنم ساکھی بالا ص۲۰۸) یاد رہے کہ ملنگ مسلمان فقیروں کے ایک فرقہ کا نام ہے (مہاں گوش مصنف سردار کاہن سنگھ صاحب آف نابھہ) اور ولی اللہ۔ درویش۔ ملنگ یہ سب مسلمان فقیروں کے مخصوص القاب ہیں (ملاحظہ ہو وراں بھائی گورداس وار۔۲۳۔ پوڑی ۳۰)

بابانانک صاحب کی تعلیم

گیانی گیان سنگھ صاحب کا بیان ہے کہ مسٹر کننگم نے اسلامی تاریخوں کے حوالجات سے تحریر کیا ہے کہ بابانانک صاحب کے ہمسایہ میں سید میر حسن صاحب نے جو اس علاقہ میں اولیاء کرامتی صلح کل اور بے لاگ پیر مانے ہوتے تھے اپنا سارا دینی و دنیاوی علم بابا نانکؒ صاحب کو پڑھایا اور بڑے بڑے راہِ حق کے بھید بتائے (حاشیہ تواریخ گورو خالصہ ص۲۰۵) اور یہ بھی لکھا ہے کہ جناب بابا نانکؒ صاحب نے سرسہ شریف میں خواجہ عبدالشکور صاحب کے مزار پر چلہ کیا۔ (تواریخ گورو خالصہ ص۲۲۴)

بابانانک صاحب کا السّلام علیکم کہنا

قرآن شریف میں مرقوم ہے۔ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤی اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا (النسآء: ۹۵)

یعنی نہ کہو اس شخص کو جو تمہیں السّلام علیکم کہے کہ تو مسلمان نہیں۔ اس ارشاد کے مطابق جو ہم کو السّلام علیکم کہے گا ہم اُسے مسلمان کہنے پر مجبور ہیں۔ بھائی گورداس جی نے بھی لکھا ہے کہ آپس میں ملتے وقت السلام علیکم کہنا مسلمانوں کا کام ہے (وار ۲۳۔ پوڑی ۲۰) اور یہ ثابت ہے کہ جناب باباصاحب نے مسلمانوں کو ملتے وقت السلام علیکم کہا جس کے جواب میں ہر دو فریق نے وعلیکم السلام کہا۔ (جنم ساکھی بالا صـ۱۳۷ و صـ۲۷۶ و صـ۵۱۲ جنم ساکھی میکالف والی صـ۱۳۵) اس سے صاف ثابت ہے کہ مسلمان بابا نانک صاحب کو مسلمان یقین کرتے تھے اور وہ بھی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے تھے۔ یاد رہے کہ گورو گوبند سنگھ صاحب سے پہلے گورو صاحبان اور اُنکے سکھوں میں پَیری پونا کہا جاتا تھا (وار ۲۳۔ پوڑی ۲۰ مصنّفہ گورداس و گورمت سدھا کر صـ۱۲۸ مصنّفہ سردار کاہن سنگھ) یہ بالکل ثابت نہیں کہ جناب بابا صاحب نے کبھی "پَیری پونا" استعمال کیا ہو۔

بابا نانکؒ صاحب کا اذان کہنا

اذان دینا بھی ایک پکے مسلمان کی علامت ہے۔ بابا صاحب کے متعلق لکھا ہے کہ آپ نے کانوں میں انگلیاں ڈال کر اذان کہی (جنم ساکھی بالا صـ۲۰۳) نیز بھائی گورداس نے آپ کا بغداد اور مکّہ شریف میں اذان کہنا بتایا ہے۔ ملاحظہ ہو (وار پہلی صـ۳۱ و صـ۱۴) اور مسٹر میکالیف نے لکھا ہے کہ:۔

"جب کبھی وقت آیا تو گورو نانکؒ صاحب نے حضرت محمدؐ صاحب کے ماننے والے پکّے مسلمانوں کی طرح بانگ دی۔" (میکالف اتہاس صـ۱۴۷)

اذان کہنے والا بلند آواز سے خدا تعالیٰ کی بزرگی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت کا اقرار کرتا ہوا مسلمانوں کو نماز کے لئے مسجد کی طرف بُلاتا ہے۔ پس بابا نانک صاحبؒ کے اذان دینے سے ثابت ہوا کہ وہ رسالتِ محمدیّہ کے اقراری تھے۔

بابا صاحبؒ اور نماز

آپ فرماتے ہیں:۔

خصم کی نذرے ولیہ پسندے جنی کر ایک دھیایا
تیہہ کر رکھے پنج کر ساتھی ناؤں شیطان مت کٹ جائی

(گرنتھ صاحب صـ۲۲ سری راگ محلہ ۱)

یعنی خدا کی نگاہ اور دل میں وہی لوگ پسندیدہ ہیں جنہوں نے اُس کو ایک جانا۔ تیس روزے رکھے۔ پانچ نمازیں ادا کیں۔ علاوہ ازیں سری گورو گرنتھ صاحب میں بعض اور کئی مقامات پر بھی نماز ادا کرنے کی تاکید کی گئی ہے بلکہ جنم ساکھیوں میں بابا صاحب نے نماز نہ پڑھنے والے کو لعنتی قرار دیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

ل لعنت بر سر تناں جو ترک نماز کرین   تھوڑا اُبتا کھٹیا ہتھو ہتھ گوین

(جنم ساکھی بالا صـ۲۲۳ و جنم ساکھی ولایت والی صـ۲۴۷) اور جنم ساکھی منی سنگھ صـ۱۰۴ میں بابا صاحب کا حکم نماز باجماعت ادا کرنے کا درج ہے۔

بابا نانکؒ صاحب اور زکوٰۃ

اسی طرح زکوٰۃ ادا کرنے کے بارے میں بابا صاحب کا ارشاد جنم ساکھی بالا صفحہ ۱۹۹ پر درج ہے۔

دین نہ مال زکوٰۃ جو تس داسنو بیان   اِک یوں چور لٹ اک آفت پوے اجان

پھر لکھا ہے:۔

ل لعنت بر سر تناں جو زکوٰۃ نہ کڈھدے بیان   دھکا پوندا غیب دا ہوندا سب زوال

(جنم ساکھی منی سنگھ صفحہ ۱۲۱) نیز تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۱۲۱ میں زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم درج ہے۔

باباصاحبؒ اور روزہ و حج

آپ نے روزہ رکھنے کا حکم بھی دیا ہے۔ ملاحظہ ہو (گرنتھ صاحب صفحہ ۲۲ و جنم ساکھی بالا صفحہ ۱۴۳ و صفحہ ۱۶۸)
بابا صاحب کو الہام ہوا کہ اے نانک مکے مدینے حج کر۔ (جنم ساکھی بالا صفحہ ۱۳۶ و جنم ساکھی بالا اردو صفحہ ۱۵۳) اور بابا
صاحب مردانہ کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں، کہ "اگر ہمارے نصیب میں حج کعبہ ہے تو ہم بھی جائیں گے" (جنم ساکھی
بالا صفحہ ۱۳۱) پھر لکھتا ہے کہ آپ حاجی درویش بن کر مکے کے حج کو حاضر ہوئے اور سورہ کلام (سورۂ کلام سے
قرآن شریف کی کوئی سورۃ مُراد ہے) کی صفت کرنے لگے۔ (جنم ساکھی بالا صفحہ ۱۳۱) اور آپ فرماتے ہیں "جو صدقِ
دل سے حج کرے۔ اُس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے
پیدا ہونے والا بے گناہ بچہ۔ مردانہ خوب یاد رکھو۔ جو کوئی مکہ شریف کو نہ مانے وہ کافر ہے۔ خواہ کوئی ہو"
(جنم ساکھی بالا اُردو صفحہ ۱۷۰ و ۱۷۱) بابا صاحب نے حضرت نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی تاکید
فرمائی ہے۔ جیسا کہ گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۱ میں لکھا ہے:۔

برکت تن کو اگلی پڑھدے رہن درودؐ

یعنی اُن لوگوں کو اگلے جہان میں برکت ملے گی۔ جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے رہتے ہیں۔
آپ فرماتے ہیں:۔

ص صلاحیت محمدیؐ مکھ تھیں آکھو نت   خاصہ بندہ ربدا سرمتراں ہوں مت
صلوات گذشت کو آکھو مکھ تے نت   خاصے بندے رب دے سرمتراں دے مت

(جنم ساکھی بالا والی صفحہ ۲۲۱)

یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف ہمیشہ زبان سے کرتے رہو کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے خاص بندے
اور پیاروں سے پیارے ہیں اور لکھا ہے:۔

م محمدؐ من توں من کتیباں چار   من خدائے رسول نوں سچا ای دربار

(جنم ساکھی سری گورو سنگھ سبھا صفحہ ۲۴۷)

یعنی محمد رسول اللہ صلعم پر ایمان لاؤ۔ کیونکہ اُن کا دربار سچا ہے۔ علاوہ ازیں آپ نے آنحضرتؐ صلعم کے معراج

کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ حضور کو جبرائیلؑ لے گیا اور آپ پردہ میں خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہوئے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ اے پیغمبر! تیرا شیشہ صاف ہے جس میں میری شکل نظر آتی ہے (جنم ساکھی بالا ص۵۹۱ و جنم ساکھی منی سنگھ ص۴۲۲) پھر لکھتا ہے کہ بابا صاحب نے مردانہ کو کہا کہ یہ مقام بزرگوں کا ہے۔ اس جگہ فرشتہ پیغمبری کی آیات لایا کرتا تھا۔ جن میں ایک آیت یہ ہے۔ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ (نزھۃ النظر فی شرح نخبۃ الفکر حاشیہ ص۱۳ از محمد عبداللہ ٹونکی تحت ادارہ السید محمد عبدالاحد ۱۳۲۳ھ فی مطبع المجتبائی دہلی) یعنی اے پیغمبر! اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو زمین آسمان پیدا نہ کرتا۔" (جنم ساکھی منی سنگھ ص۴۱۸) اور پورا تن جنم ساکھی ص۱۱ میں بابا صاحب کا قول درج ہے کہ رسول اللہ صلعم خدا تعالیٰ کے دربان ہیں۔

بابا صاحب اور قرآن شریف

گرنتھ صاحب رام کلی محلہ ا ص۹۳۶ میں لکھا ہے:۔ "کل پروان کتیب قرآن" یعنی کل یگ میں خدا تعالیٰ نے دنیا کی ہدایت کے لیے قرآن شریف کو منظور فرمایا ہے اور ایک شخص کے سوال پر بابا صاحب فرماتے ہیں:۔ قرآن کتیب کمائیے" یعنی قرآن شریف پر عمل کرو۔" کر جانن صاحب ایویں ملے" اس سے جو روشنی پیدا ہوگی۔ اس میں خدا ملیگا۔ (جنم ساکھی سنگھ سبھا ص۱۲۹ و جنم ساکھی بالا ص۴۱۲)

بابا صاحب کا ایک قول یہ ہے:۔

توریت انجیل زبور ترےیہ پڑھ سُن ڈِٹھے وید۔ رہیا قرآن شریف کل جگ میں پروار

(جنم ساکھی بالا ص۱۴۷ و چشمہ معرفت ص۳۰۶ جلد ۲۳) یعنی میں نے توریت انجیل زبور اور وید پڑھ اور سُن کر دیکھ لئے ہیں قرآن کتاب ہی کُل یگ کی ہدایت کے لئے خدا تعالیٰ نے منظور فرمائی ہے۔ اور جناب بابا صاحب کا وہ قرآن شریف جس کو آپ سفر میں اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے گورو ہر سہائے ضلع فیروز پور کے گوردوارہ میں آجتک موجود ہے۔

بابا صاحب اور قیامت

آپ قیامت کے قائل تھے جیسا کہ لکھا ہے:۔

" آسمان دھرتی چل سی مقام وہی ایک دن رو چلے نس سس چلے تارکا لکھ پلوئے مقام وہی ایک ہے نانکؒ سچ بگوئے "	سری راگ محلہ ا ص۶۰ گرنتھ صاحب آد

یعنی آسمان اور زمین بھی فنا ہو جائینگے۔ وہ ایک یعنی خدا ہی ہمیشہ قائم رہیگا۔ دن اور سورج فنا ہو جائینگے رات اور چاند بھی فنا ہو جائینگے۔ اور لاکھوں ستارے بھی نیست و نابود ہو جائیں گے وہ ایک ہی ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔ نانک سچ کہتا ہے (جنم ساکھی بالا ص۱۳۹ و ص۱۵۲ و ص۲۳۳ و جنم ساکھی سنگھ سبھا ص۲۵) ہیں قیامت کو برحق تسلیم کیا گیا ہے۔

باباصاحبؒ اور بہشت دوزخ کا عقیدہ

باباصاحب نے اسلامی بہشت اور دوزخ کے عقیدہ کو بھی تسلیم کیا ہے (دیکھو راگ ماجھ محلہ ا صفحہ ۱۳۱ و جنم ساکھی بالا صفحہ ۱۹۱ و صفحہ ۱۳۹ و صفحہ ۳۳۴ و گرنتھ صاحب آسا محلہ ا صفحہ ۴۳۶) جنم ساکھیوں اور گرنتھ صاحب میں عقیدہ شفاعت کو برحق یقین کیا گیا ہے۔ طوالت کے ڈر سے صرف ایک حوالہ پر اکتفا کرتا ہوں۔ بابا صاحب نے فرمایا ہے:۔

عملاں والے تِت دن ہوسن بے پرواہ	}	جنم ساکھی
رِتّی چھُٹّے نانکا حضرت جناں پناہ	}	سنگھ سبھا صفحہ ۲۵

یعنی قیامت کے دن وہ لوگ جن کے اعمال نیک ہونگے بے فکر ہوں گے نانک کہتا ہے وہی لوگ نجات پائیں گے جن کی پشت پناہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہونگے۔

باباصاحبؒ کی شادی

آپنے اپنی دوسری شادی مسلمان حیات خان نامی کی دُختر سے کی۔ جس سے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ دُکھاندے راج دی وِتھیا صفحہ ۱ مصنّفہ پنڈت سردہارام) جنم ساکھیوں کے قلمی نسخوں میں بھی یہ واقعہ درج ہے۔

بابا صاحبؒ کا چولہ

پھر ایک زبردست ثبوت باباصاحب کے مسلمان ہونے کا آپ کا چولہ مبارک ہے۔ جو آجتک ڈیرہ بابا نانک میں آپ کی اولاد کے پاس بطور یادگار چلا آتا ہے۔ اس چولہ مبارک پر قرآن شریف کی آیات لکھی ہوئی ہیں۔ اور گورو گرنتھ صاحب میں آپ کو بارگاہِ خداوندی سے چولہ ملنے کا ذکر مذکور ہے چنانچہ لکھا ہے:

ڈھاڈی سچے محل خصم بلایا	}	گرنتھ صاحب راگ ماجھ
سچی صفت صلاح کپڑا پایا	}	محلہ ا صفحہ ۱۴۰

یعنی مالک (خدا تعالیٰ) نے ڈھاڈی یعنی خدا تعالیٰ کی تعریف کرنیوالے نانک کو اپنے حضور بلایا اور سچی صفت اور تعریف کا بھرا ہوا کپڑا (لباس) عطا کیا اور گرنتھ صاحب کی لغت میں جو سکھوں کی ایک مشہور "خالصہ ٹریکٹ سوسائٹی" نے شائع کی ہے بتایا ہے: کہ گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک صاحب کو خدا تعالےٰ کی درگاہ سے قباء ملنے کا ذکر ہے۔ کوش صفحہ ۸۹۱ بھائی گورداس کے کلام کا مرتبہ گرنتھ صاحب کے بعد دوم درجہ پر بتایا جاتا ہے۔ اِس میں بھی بابا صاحب کو بارگاہِ الٰہی سے ایک خلعت پہنایا جانا لکھا ہے۔ چنانچہ بھائی صاحب لکھتے ہیں:۔

بھاری کری تپسیا بڈھے بھاگ ہرسیو بن آئی	}	وار ۲۴
بابا پیدھا سچے کھنڈنوں بدھ نام غریبی پائی	}	پوڑی صفحہ ۲۳

گیانی ہزار سنگھ صاحب نے اس کلام کا ترجمہ حسب ذیل کیا ہے "یعنی بابا صاحب نے بہت عبادت کی اور بہت خوش قسمتی سے خُدا کے ساتھ بن آئی یعنی خُداوند باری آپ پر بہت خوش ہوتے۔ گورو جی کو سچے کھنڈ (خدا کے دربار) سے ایک پوشاک ملی۔ صاف ظاہر ہے کہ یہ وہی پوشاک ہے جس کا ذکر گرنتھ صاحب میں کیا گیا ہے، جنم ساکھی بالا ص۴۳۳ و نانک پرکاش اُتر آردھ ادھیاتے ۲۷ مصنفہ بھائی سنتوکھ سنگھ و بابا گنیش سنگھ نے اپنی کتاب سری گورونانک سورلوبے جنم ساکھی ص۳۹۱ میں چولہ صاحب کے متعلق تحریر کیا ہے کہ جب بابا صاحب کو بارگاہ الٰہی سے چولہ ملا تو بینکر شہر کے دروازہ پر کھڑے ہوگئے۔ لوگوں نے بادشاہ کے حکم سے آپ کے گلے سے چولہ اُتارنا چاہا، لیکن چولہ آپ کے جسم کے ساتھ چپٹ گیا اور وہ اُتارنے میں ناکام ہوئے وغیرہ اور جنم ساکھی کا بیان ہے کہ بابا صاحب نے اپنا چولہ اُتار کر رکھدیا اور اپنے بیٹوں کو اُس کے اُٹھانے کا حکم دیا۔ لیکن وہ کرامتی چولہ کو نہ اُٹھا سکے بلکہ ہلا بھی نہ سکے (ص۵۸۶) پس معلوم ہوگیا کہ یہ وہی چولہ تھا جس کا ذکر جنم ساکھی بالا میں بھی کیا گیا ہے۔

سکھوں کے اُداسی فرقہ کا بیان ہے کہ بابا نانک صاحب کی وفات کے بعد وہ عربی میں لکھا ہوا چولہ لکھمی داس کو پہنایا گیا (جیونی سری چندر جی مہاراج ص۱۲) اسی طرح جنم ساکھی بالا و نانک پرکاش و سری گورونانک سورلوبے جنم ساکھی و خورشید خالصہ مصنفہ باوا نہال سنگھ وغیرہ میں چولہ صاحب کو کرامت والا بتایا ہے اور خورشید خالصہ کے مصنف نے یہ تو تسلیم کیا ہے کہ جو چولہ ڈیرہ بابا نانک میں ہے وہ جنم ساکھی کا بیان کردہ ہے لیکن یہ کہنا کہ چولہ صاحب پر دیگر زبانوں کے حروف بھی درج ہیں۔ سراسر واقعہ کے خلاف ہے۔ سردار کرتار سنگھ صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر نے جغرافیہ ضلع گورداسپورؔ میں چولہ صاحب کا خاکہ شائع کرکے یہ حقیقت آشکار کردی کہ اس پر سوائے آیات قرآنی کے اور کسی زبان کا کوئی حرف نہیں۔ اصل خاکہ درج ذیل ہے۔ یہ مقدس چولہ اب تک ڈیرہ بابا نانک میں آپ کی اولاد کے پاس محفوظ ہے۔ جسے دیکھنے کے لئے ہر سال ہزارہا کی تعداد میں لوگ دُور دراز سفر کرکے آتے ہیں۔ جو شخص چاہے اب بھی تصدیق کر سکتا ہے کہ اس پر قرآن شریف کی آیتیں لکھی ہوئی ہیں۔ مذکورہ بالا تحقیق سے ثابت ہے کہ بابا صاحب کو یہ چولہ خُدا کی طرف سے ملا۔ اور یہ چولہ بڑا بابرکت تھا۔ جو بابا صاحب کو آفات اور تکالیف سے بچاتا تھا۔ بابا صاحب اسے زیب تن فرماتے تھے اور اس پر قرآن شریف کی آیتیں لکھی ہوئی ہیں چنانچہ اس کی بزرگی کو ہندو اور سکھ سب تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ پنڈت میلا رام صاحب وفا لکھتے ہیں :۔

کہنا پڑتا ہے یہ سب کو تیرا چولہ دیکھ کر ۔۔۔ کی تجھی پر قطع قدرت نے قبائے معرفت

(افضل انبیاء ص۳۲ مصنفہ بھائی سیوا سنگھ)

اور لالہ سنت رام جی لکھتے ہیں :۔

ؔ یہ جغرافیہ بطور ریڈر سکولوں میں پڑھایا جاتا ہے اور گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ ہے اسے ملکھراج ڈیل بک سیلز و پبلشر بٹالہ نے شائع کیا ہے۔
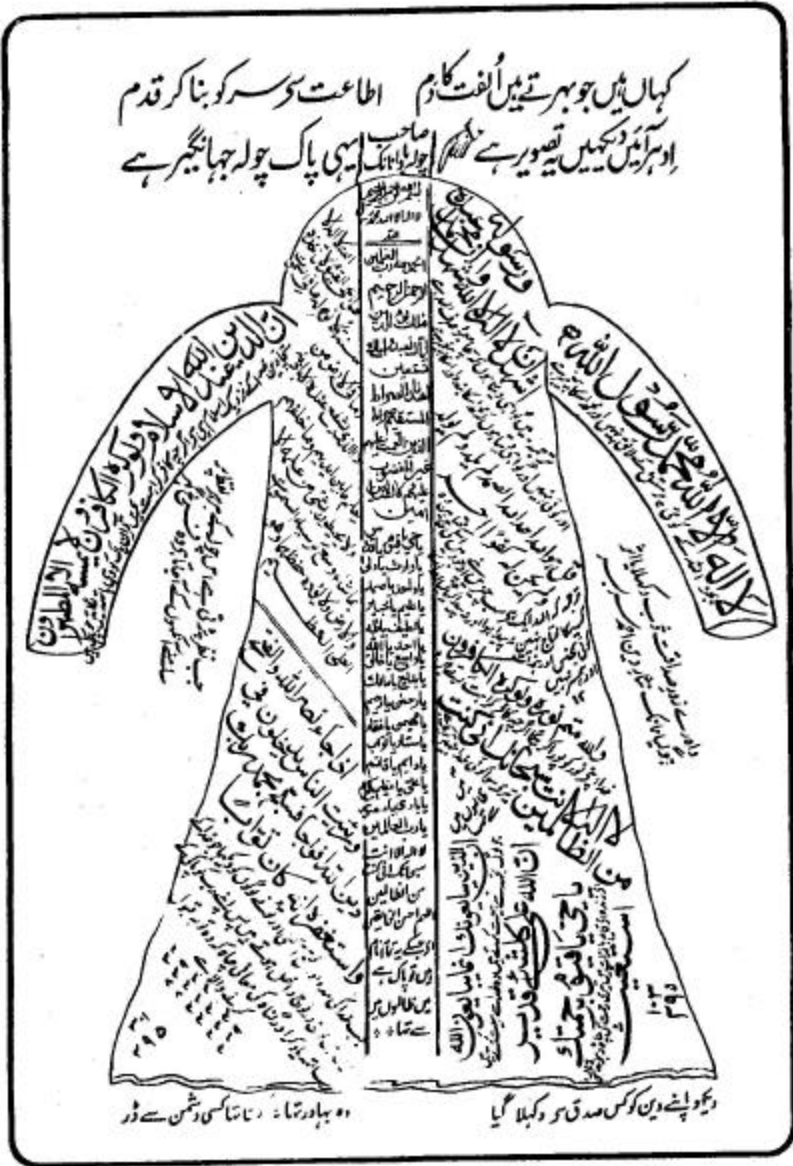
چولہ گورو نانک دے تن دا   ایہہ سب کشٹ مٹادے من دا
ٹوٹ رہن نہ دیندا دھن دا   دیندا جنم سدھار جی
میلہ چولے صاحبدا آیا ویکھ رہیا سنسار جی
چلو چلئے درشن کریئے کھلا ہے دربار جی
جو اِک واری درشن کردا   وہ نر دوئیں جہانیں تردا
ہو جائے امرناں جمدا مردا   سچی ہے گفتار جی
میلہ چولے صاحبدا آیا ویکھ رہیا سنسار جی
چلو چلئے درشن کریئے کھلا ہے دربار جی
ہو رہی چولے دی روشنائی   اندر چار کوٹ دے بھائی
دُنیا سب درشن کو آئی   ہو رہی جے جے کار جی
میلہ چولے صاحبدا آیا ویکھ رہیا سنسار جی
چلو چلئے درشن کریئے کھلا ہے دربار جی
عربی اس پر لکھی تمام   پڑھ پڑھ دیکھے خلقت عام
ہو رہیا درس صبح اور شام   سب کر رہے دیدار جی
میلہ چولے صاحبدا آیا ویکھ رہیا سنسار جی
چلو چلئے درشن کریئے کھلا ہے دربار جی
جو جو دکھنا دکھ سکھ آون   منگیاں کل مراداں پاون
جو جو درس کرن تر جاون   کدی نہ آوے ہار جی
میلہ چولے صاحبدا آیا ویکھ رہیا سنسار جی
چلو چلئے درشن کریئے کھلا ہے دربار جی

(قصہ اُستت میلہ چولہ صاحب جیدی ص۳)

ان تمام امُور سے صاف ثابت ہے کہ بابا نانک صاحبؒ ایک مسلمان ولی تھے۔

فقط

خاکسار گیانی واحد حسین مبلغ

ڈڈڈ

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

از روئے سکھ ازم - پرگنہ بٹالہ کا گورو

ہندو، مسلمان اور سکھوں کی کتابوں میں ایک اوتار کی آمد کی پیشگوئی درج ہے۔ کسی نے اس کا نام نہہ کلنک اور کسی نے امام مہدی یا مسیح رکھا ہے۔ دراصل یہ سب ایک ہی مہان پُرش کے نام ہیں جیسا کہ ہندو صاحبان نے بھی تسلیم کیا ہے:-

نہہ کلنک اوتار آ اے امام دوجہاں منتظر ہیں ہم کہ اب ہوتا ہے تیرا کب ظہور
تو مسلمانوں کا مہدی تو نصاریٰ کا مسیح تو شِشَٹ لُکان پِتی تو شہنشاہِ طیور

(از پریتم ضیائی اخبار دیر بھارت لاہور کرشن نمبر اگست ۱۹۳۶ء صفحہ ۱۹)

اسی طرح سوامی بھولا ناتھ جی لکھتے ہیں:-

"ہندو کہتے ہیں کہ وہ پُورن برہم نش کلنک اوتار دھارن کرینگے مسلمانوں کا وشواش ہے کہ امام مہدی کا پراور بھاؤ ہوگا سکھوں کا وشواش ہے کہ کلکی اوتار ہوگا اور عیسائی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ التیُو سے ایک ہوکر پدھارینگے۔ پرنتو اب یہ جاننا شیش ہے کہ ساری ستائیں پرتھک پرتھک ہونگی۔ یا ایک ہی! اِس کا اُتر یہ ہے کہ نہیں یہ ایک ہی ہونگی۔ ہندو اُسے اپنی درشٹی سے دیکھیں گے۔ مسلمان اپنی سے۔ سکھ یا عیسائی اُسے اپنی درشٹی سے دیکھیں گے۔" (رسالہ ست یگ ستمبر ۱۹۴۱ء صفحہ ۱۳)

موہن مغول سری گور بھگت مال صفحہ ۴۵۲ و دیگر سکھ کتب میں مرقوم ہے کہ سری کرشن جی مہاراج نے بھگت نام دیو جی کو مغل روپ میں درشن دیئے جس پر بھگت جی نے کہا:-

"دوارکا کی نگری میں کا ہے کے مگول" (گرنتھ صاحب صفحہ ۲۹۱) یعنی ہے بھگوان دوارکا نگری میں مغل کہاں سے آگئے۔ اسی شبد میں کرشن جی کو "میر مکند" کہا گیا ہے جس کا ترجمہ ہے "مغل کرشن" کیونکہ "میر" میرزا کا مخفف ہے اور گورو گرنتھ صاحب میں بابر بادشاہ کے لئے استعمال ہوا ہے۔

"کوئی ہو میر درج رہاتے جان میر سنیا دھایا" (راگ آسا محلہ ۱ صفحہ ۴۱۷)

یعنی میر بابر کی چڑھائی کو سُنکر کروڑوں پیر اُس کو روک کررہ گئے اور جنم ساکھی بالا صفحہ ۴۰۰ میں بابر کے لیئے "میر" لفظ آیا ہے اور "مکند" کا ترجمہ ہے مکتی داتا اور کرشن۔ پس صاف ظاہر ہے کہ نہہ کلنک اوتار کا ظہور مغل کے جامہ میں ہی ہوگا۔ پھر لکھا ہے:-

"کل کلوالی شرع نبیڑی قاضی کرشنا ہوآ" (آدگرنتھ صاحب صفحہ ۸۳۹)

بابا نانک صاحب فرماتے ہیں کہ کلجگ کے جھگڑوں کا فیصلہ کرنے کے لیے شری کرشن جی قاضی کے روپ

میں برگٹ ہوں گے۔ بابا نانک صاحب فرماتے ہیں :۔

آدَ پُرکھ کو اللہ کہیے شیخاں آئی واری ‌‌ ‌ دیول۔ دیوتیاں کر لاگا ایسی کیرت چالی
کوزہ بانگ نماز مصلائیں روپ بنواری ‌ ‌ گھر گھر میاں سبھناں جیاں بولی اور تماری
جے تو میر مہیپت صاحب قدرت کون جاری ‌ ‌ چارے کونٹ سلام کریں گے گھر گھر صفت تاری
تیرتھ سمرت پُن دان کچھ لاہا ملے دیہاڑی ‌ ‌ نانک نام ملے وڈیائی میکا گھڑی سمائی

(بسنت منڈول محلہ ا صفہ ۱۱۹۰ گرنتھ صاحب آد)

ترجمہ :۔ اَب آدَ پُرکھ کو اللہ کہا جاتے ۔۔۔ شیخوں کی باری آگئی ہے۔ مندر اور دیوتوں پر خدا نے ٹیکس لگا دیا ہے۔ یہی رواج ہوگیا ہے۔ اے اللہ کوزہ بانگ نماز مصلائیں روپ ورے بنواری یعنی کرشن کے سُپرد کیا ہے اور ہر گھر میں میاں میاں اور ہر ایک زبان پر یہی ہے اے اللہ تیری بولی بھی اور ہو گئی ہے اگر تو نے میر یعنی میرزا کو زمین کا مالک بنایا ہے تو " قدرت کون ہماری " ہماری کیا طاقت ہے یعنی ہم کون ہیں۔ اُس کو چارے کونٹ سلام کریں گے اور گھر گھر میں تیری صفت ہوگی۔ تیرتھ پر جانے اور پُن دان کرنے سے جو پھل ملتا تھا وہ ایک گھڑی میں مل گیا۔

نوٹ :۔ یاد رہے۔ بنواری یا بن والی یہ شری کرشن جی کا نام ہے (مہان کرشن صفحہ ۲۵۰۸) بابا نانک صاحب فرماتے ہیں :۔ صفہ ۷۲۳ " آون اٹھترے جان ستانویں ہور بھی اُٹھسی مرد کا چیلہ " آد گرنتھ صاحب[1] یعنی بابر مغل نے سمت ۱۵۷۸ بکرمی میں اینمناآباد پر حملہ کیا اور سمت ۱۵۹۷ بکرمی میں مغل راج کا خاتمہ ہو جائیگا " ہور بھی اُٹھسی مَرد کا چیلہ " اس کا ترجمہ یہ ہے کہ ایک مغل پہلے ہے اور ایک اور اُٹھے گا۔ پرکے ارتھ :۔ کرن کے مطابق ہوتے ہیں مضمون بابر کا ہے اور وہ " مرد کا چیلہ " بھی بابر کی طرح مغل ہی ہونا چاہیئے۔

۱۔ آنے والا گورو نہہ کلنک مسلمان ہوگا

نقل مطابق اصل :۔

چکنا چور کرے گر پورا تانکا لیکھ نہ مٹیا جائی
مسلمان صفت شریعت سچے کی وڈیائی

ارتھ :۔ ایہہ ورتارا اورت جاویگا۔ سنسار کے گھے کون کون گورو کہاونگے۔ جوگی سنیاسی جنگم برہمچاری برہمن کلجگ کے پچھے گورو کہاون گے۔ تنہاں کے باب ایہہ ہووے گی۔ چکنا چور کرے۔ گور پورا تانکا لیکھ نہ مٹیا جائی۔ انہاں دے باب ایہہ ہووے گا۔ سو مٹنے کا نہیں۔ اور اک جو بندہ صاحب کا اُٹھیگا۔ تیدا نام رلیسد ہوگا (یعنی خدا رسیدہ رشی ہوگا۔ سو گورو کے حکم سے اُٹھیگا۔ پر جامہ اس کا مسلمان ہو ویگا[2]۔ خدا تعالیٰ اُس نوں اپنی بندگی بخشن گے۔ اوا کا پرکھ نوں جانیگا۔

جہاں جہاں جھوٹ ہو جائیگا سو اس کو حوالے کریگا۔ سو پار برہم کے حکم کے ساتھ چکنا چور کریگا جتنیاں جھوٹھیاں

---

[1] تواریخ گورو خالصہ صفہ ۱۳۲ مصنفہ گیانی گیان سنگھ صاحب۔ [2] یہ پیشگوئی نئے ایڈیشن میں سے نکال دی گئی ہے۔

ٹھوراں ہن۔ تیرتھ۔ مڑیاں دیورے۔ پیراں دے ٹھکانے۔ راج رنگ کٹیاں ٹھوراں ہن۔ جہاں جہاں جھوٹ ہوویگا۔ سوسزا پاون گے۔ اس وقت دھندو کار ورت جاویگا۔ پڑھن گے پر کماون گے نہیں۔"

(وڈی جنم ساکھی صفحہ ۶۳۴)

اُردو ترجمہ:۔ کامل گورو دُشٹوں کا ناس کریگا۔ کیونکہ نوشتہ تقدیر ٹل نہیں سکتا۔ وہ گورو مسلمان ہوگا۔ اور صادق ہوگا صدق کی ہی بڑائی ہوا کرتی ہے۔ گورو صاحب خود تفسیر کرتے ہیں کہ زمانہ کی یہ حالت ہوگی کہ ہر قسم کے لوگ گورو کہلائیں گے۔ یعنی جوگی۔ سنیاسی۔ جنگم۔ برہمچاری۔ برہمن وغیرہ یہ سب کلجگ کے گورو کہلائیں گے۔ ان کے ساتھ ایسا سلوک ہوگا کہ سچا اور کامل گورو اُن کو ملیا میٹ کریگا۔ یہ نوشتہ تقدیر کاٹل نہیں سکتا۔ اس وقت ایک بندہ خُدا کا مبعوث ہوگا جسے خدا تعالیٰ بندگی کی توفیق بخشے گا وہ خُدا پر ہی توکل کریگا اور دوسرے پر اُس کا تکیہ نہ ہوگا۔ جہاں جہاں جھُوٹ ہوگا اُن کے مُنہ پر مارے گا۔ سو خدا تعالیٰ کے حُکم سے مخالفوں کو پیس ڈالے گا۔ جتنے جھُوٹ کے اڈے ہونگے یعنی تیرتھ۔ مڑیاں۔ دیورے۔ پیروں کے مقام راگ رنگ رلیوں کے مقام اور جہاں جہاں جھُوٹ ہوگا۔ وہاں جھوٹوں کی گت ہوگی اور کاذبوں کو سزا دی جائیگی۔ اس وقت ظلم و فساد سے آسمان دھواں دھار ہوجائے گا۔ اس پیشگوئی کو اکثر لوگ پڑھیں گے مگر اس کے آگے سر تسلیم خم کرنے والے خوش قسمت تھوڑے ہوں گے۔

اے خالصہ جی! مسلمانی لباس میں گورو مرزا غلام احمد قادیانی پرگنہ بٹالہ میں آگیا ہے

اسے مان کر گورو جی کے پیارے بن جاؤ اور بے مکھ ہو کر اسکے سراپوں کا شکار نہ ہو جاؤ۔

۴۔ نہہ کلنک اوتار مسلمان ہوگا پیشگوئیاں کریگا اور کتابوں کے ذریعہ خلق اللہ کی اصلاح کریگا

(نقل مطابق اصل)

دھندو کار۔ جو ورتسی نہ ہندو نہ مسلمان — رام رحیم نہ جان نہ کہے کلام
ناں گاتیری نہ ترپنوں نہ فاتحہ نہ درود — نہ تیرتھ نہ دیورا نہ دیوی کی پوج
گور مکھ کوئی نہ جان سن نہ کرے اپدیش — اکو ورتن ورتتے نہ کو کرے اویس
بید کتیب نہ جان سن نہ دوارہ نہ میت — روزہ بانگ نہ ورت نہ نیم نہ کو کڈھے حدیث
کوئی نہ کسی کی جان سی نہ کو کرے سلام — نانک شبد ورتدا اس کوئی مدھی جان

اس کا مطلب خود گورو صاحب فرماتے ہیں کہ ایسا زمانہ جور و ظلم کا آنے والا ہے کہ ہندو مسلمان اپنے دین دھرم کو ترک کر دینگے۔ ہندو گاتیری اور ترپن کو بھول جاوینگے اور مسلمان فاتحہ اور درود کی حقیقت سے بے خبر ہونگے دیوی اور تیرتھ یاترا کو ترک کر دینگے۔ ست گورو کو کوئی بھی نہ پہچانے گا اور نہ کوئی نصیحت لیگا۔ سب پر ایک ہی طرح کی اباحتی حالت وارد ہوجائیگی۔ ہندو اور مسلمان اپنی اپنی کتب اور مقامات مقدسہ کو یکسر فراموش کر دینگے مسلمان نماز روزہ کو جواب دے دینگے اور مسجد کو دُور سے سلام کرینگے یہ تقدیر اسی طرح پر جاری و ساری ہو گی۔

(تسدا پرمارتھ) بھائی اجیتیا! جدوں گوروایں دھرتی پراوشٹ ہوجاوینگے تاں تِچھے سنسار وچ دِن
ورت جاوئیگی۔ کوئی کسے نوں جانیگا نہیں۔ اتے دھندو کار ورت جاسی اجیہے من مکھ ہون گے۔ جو کوئی نہ
ہندو رہیگا نہ مسلمان رہیگا نہ رام کو منن گے نہ رحیم کو منن گے۔ نہ گاتیری ترپن۔ اشنان دھرم نہ نیم نہ تیرتھ۔
نہ پوجا۔ نہ دیوی نہ دیہورا۔ نہ دھرمسالہ نہ مسیت۔ نہ بانگ نہ نماز نہ فاتحہ نہ دعا سلام۔ نہ کو کسے دھیائے
سی۔ نہ دیوی کی پُوجا سنسار کریگا تِس سمے جو کوئی کتے جائیگے پرمیشور دا نام لویگا تِس کو مارن گے۔ ایسا
ورتارا ورت جاویگا۔ دوہاں دھراں دا ناش ہوجاویگا۔ تاں اس سمے اک بھگت پیدا ہوجاویگا۔ سو نیل بستر
پھریگا۔ اتے اُنتر وُشبد پوتھیاں اوچاریگا۔ تاں اِس دے واسطے پرمیشور آپ اُتاری ہوئے کر سہاتا کریگا
اُتے شبد اَلپ رہ جاوے گا کوئی ورلا ہی جانے گا۔ اس پاس کوئی ورلا ہی جاویگا۔ تاں اجیتے رندھاوے
ارداس کیتی۔ سچے بادشاہ جی! اوہ کون بھگت ہویگا؟ تاں بچن ہویا اے بچہ اجیتیا تو سن!
شلوک:۔

نہہ کلنک ہوئے اترسی مہاں بلی اوتار
سنت رچھیا جگ جگ وِشٹان کرے سنگار
نواں دھرم چلائسی جگ ہوم ہوئے وار
نانک کلجگ تاری کیرتن نام ادھار (جنم ساکھی بالا کلاں صفحہ ۲۶۶)

ارتھ۔ گورو صاحب خود فرماتے ہیں کہ:۔ تسدا پرمارتھ بھائی اجیتیا جو گورو کلجگ وچ آیا ہے اتے
جاں گورو جاماں پہن سی۔ تاں دھندو کار ورت جاویگا۔ اس سمے اک بھگت پرمیشور دی پوجا کریگا اُسدے
گھر اک استری بہت چندڑی[1] ہووے گی۔ اوہ نار جاتے لوکاں اگے چغلی کرے گی۔ تت کرکے سنت کو
دیت دُکھ دیون گے۔ تاں اوہ سنت واسطے گورو جامہ پہن سی۔ جہاں تک اس سنت دے دوکھی دشٹ
ہوون گے۔ انہاں نوں چُن چُن کر مارے گا۔

مطلب:۔ اے اجیتیا جب گورُو اس سرزمین سے گزر جائیں گے۔ تو باہمی ہمدردی درمیان سے اُٹھ
جاویگی۔ ظلم سے آسمان ایسا تاریک ہوجاویگا کہ ہندو اور مسلمان دونوں قومیں اپنے فرائض منصبی کو بالائے طاق
رکھ دیں گے اور جو کوئی الگ ہوکر یاد الٰہی میں مشغول ہوگا۔ لوگ اُسے ایذا دیں گے ایسا زمانہ آجاویگا کہ
ہر دو فریق کا ناش ہوگا۔ یعنی ہندو مسلمان دونو آپس میں لڑ لڑ کر مرمٹیں گے۔ پس ایسے زمانہ میں
ایک بھگت پیدا ہوگا۔ جو مسلمانی لباس پہنے گا۔ یعنی مسلمان جامہ میں گورو آئیگا اور غیب کی باتوں والی
کتابیں تالیف کریگا۔ یعنی پیشگوئیوں کی اشاعت کرکے نبی اللہ کہلائیگا۔ پھر اللہ تعالیٰ خود زمین پر اُتر کر
اس گورو کی نصرت فرمائیگا۔ اس کی تعلیم اور حقائق اور معارف جاننے والے قدرے قلیل لوگ ہونگے
اور اُس کے پاس جانیوالے بھاگوان بہت تھوڑے ہونگے۔ پھر اجیتے رندھاوے نے دست بستہ عرض کی
کہ اے سچے بادشاہ! وہ بھگت کون ہووے گا؟ تب گورو نانک نے فرمایا۔ ترجمہ شلوک:۔ وہ آنیوالا گورو

---

[1] حق کے قبول کرنے میں بخیل ہوگی۔

شری نہہ کلنک اوتار ہوگا۔ بھلے لوگوں کی بھلائی کریگا اور دُشٹوں کو چُن چُن کر ہلاک کریگا وہ از سرِ نو مذہب جاری کریگا۔ کیونکہ دوسری قومیں اپنے اپنے مذہب کو فراموش کرچکی ہونگی۔ اس گورو کی بعثت کے قریب فسادِ عظیم برپا ہوگا۔ ایسے وقت میں وہ بھگت ایشور کی پوجا کریگا۔ اُس کی بڑی بیوی چندری یعنی حق کی مخالف ہوگی اور لوگوں اور شریکوں کے ہاں جاجا کر غیبت کیا کریگی۔ اور بُرے لوگ اس بھگت کو ایذا دینگے اور وہ گورو دُشٹوں کو چُن چُن کر (دُعائے مباہلہ سے) ہلاک کریگا۔ چنانچہ امریکہ کا ڈوئی اور لیکھرام آریہ مباہلہ سے ہلاک ہوئے۔

۲۔ مرزا مہدی ہوگا اور کرشن اَوتار

(دسم گرنتھ گورو گوبند سنگھ جی کا)

تومر چھند

جگ جیتیو جب سرب — تب بڑھیوات گرب
دیا کال پُرکھ بسار — ایہہ بھانت کیں بچار
جگت جیت کیں غلام — اپنا جپاوت نام

دجّال کا حال

یعنی دُنیا میں دجّال عام طور سے غلبہ حاصل کرے گا اور بہت غصّہ میں آکر سب کو زیر کرکے غلام بنا لیگا۔ اور خُدا کو چھوڑ کر اور دُنیا کو غلام بنا کر اپنا نام جپاوے گا۔

جگ ایس ریت چلائے — سراتر پتر پھرائے
نہیں کال پرکھ جپنت — نہیں دیو جاپ بھنت
تب کال دیو رسائے — اک اور پرکھ بنائے۔
رچے انس مہدی میر — رسونت ہاٹھ ہمیر
نہ توں کو بدھ کیں — پن آپ موکیلیں
جگ جیت آپ نکیں — سب انت اکال ادھین
ایہہ بھانت پوران سدھار — بھئے چوبیس اوتار

(مرزا امام مہدی اور کرشن اوتار ہوگا۔ دجّال کو قتل کریگا) مہدی میر سے مہدی مرزا مراد ہے۔ کیونکہ جنم ساکھی کے صفحہ ۴۰۰ پر ساکھی میر بابر میں بابر مغل بادشاہ کو سری گورو نانک جی نے میر بابر کئی بار کہا ہے۔

مطلب :۔ گورو گوبند سنگھ جی دسم گرنتھ میں فرماتے ہیں کہ جب دُنیا میں لوگ خُدا کو چھوڑ دیں گے اور ہر ایک اپنی بڑائی کریگا۔ اور وہ دوسرے کو حقارت سے دیکھے گا۔ اور لوگ خدا کی عبادت چھوڑ دینگے اور دہریہ ہو ہوجائیں گے۔ تب خُدا کی صفتِ قہاریت جوش میں آوے گی۔ اور وہ ایک شخص کو اصلاحِ خلق کے لیے مبعوث فرمائیگا۔

۴- امام مہدی قوم مُغل سے ہوگا

وہ مستقل مزاج اور خلیق ہوگا - دجال کو بدھ یعنی قتل کر دیگا - آخر کار لوگ عاجز آجائیں گے - اور وہ آہستہ آہستہ دُنیا پر فتح پائے گا - اور چوبیسواں اوتار (کرشن ثانی) یعنی شری نہہ کلنک اوتار وہی ہوگا جس کی قومیں منتظر ہوں گی جیسے کہ خود حضرت مسیح موعود قادیانی نے لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۲ میں دعوٰے کیا کہ مَیں مسلمانوں کے لئے مسیح موعود ہوں اور ہندوؤں وغیرہم کیلئے نہہ کلنک اور کرشن ثانی ہوں۔

گرنتھ صاحب میں لکھا ہے کہ :-

"بلے چھلن سبل علن بھگت چلن کا ہن کر۔ نہہ کلنک بجے ڈنکہ چڑھے چڑھو دل روند جیو۔"

(دیکھو گرنتھ صاحب صفحہ ۱۳۹۸)

بھاٹ جی فرماتے ہیں کہ مہاراج نے باون روپ ہو کر راجہ بل کو چھلن کیا - اور پاپیوں اور ظالموں کا نشٹ کیا اور بھگتوں یعنی تابعداروں کو ترقی دی سرسبز کیا - اور مہاراج کرشن جی جب نہہ کلنک ہو کر دوبارہ تشریف لاویں گے تو اس وقت رو (سورج اور اندر یعنی چاند ان کے ساتھ ہونگے یعنی اس کے گواہ ہونگے یہ پیشگوئی ۱۸۹۴ء میں پوری ہو چکی ہے۔

۵- آنے والے گورو کا مقام

"تاں مردانے نے پچھیا - گورو جی - کبیر بھگت جیہا کوئی ہور بھی ہوتیا ہے - سری گورو نانک جی آکھیا مردانیاں - اک جٹیٹا ہوسی - پَر آساں توں پچھے سو برس توں ہوسی - پھر مردانے پچھیا - جی کیہڑے تھائیں اتے ملک وچ ہوسی ؟ تاں گورو نے کیہا - مردانیاں وٹالے دے پرگنے وچ ہوسی - سُن مردانیاں نرنکار دے بھگت سب اکّو روپ ہُندے ہن - پَر اُوہ کبیر بھگت نالوں وڈا ہوسی (دیکھو ساکھی بھائی بالا والی وڈی ساکھی صفحہ ۲۵۱ مطبوعہ مفید عام پریس منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز) ترجمہ :- تب مردانے نے پُوچھا - گورو جی اکوئی بھگت کبیر جیسا بھی ہوا ہے ؟ گورو صاحب نے فرمایا - اے مردانے ایک زمیندار ہوگا لیکن ہم سے سو سال کے بعد ہوگا پھر فرمایا کہ وہ گورو پرگنہ بٹالہ یعنی تحصیل بٹالہ میں ہوگا - اے مردانے سنو ! خدا کے بھگت سب ایک جیسے ہی ہوتے ہیں لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ (البقرہ : ۲۸۶) لیکن وہ بھگت کبیر سے بڑا ہوگا - وَفَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ (البقرہ : ۲۵۴) یعنی ہم نے بعض کو بعض پر بزرگی دی ہے - پس یہ گورو مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود ہیں جو حسب حدیث وَحَارِثٌ حَرَّاثٌ (سنن ابوداؤد - کتاب المہدی حدیث ۹) معزز زمیندار ہیں۔

اعتراض : بھائی سیوا سنگھ جی کہتے ہیں کہ بابا ہنڈال جٹ کے چیلوں نے یہ ساکھی جنم ساکھی میں ڈال دی اور آنیوالا گورو ہنڈال جٹ ہوگا - اسکے مصداق حضرت مرزا صاحب قادیانی نہیں ہیں - جواب : صفحہ ۲۵۱ میں ہنڈال کا نام ونشان بھی نہیں - باقی رہا یہ کہ ہنڈال نے یہ پرسنگ خود ڈالدیا ہے تو یہ بھی غلط ہے - کیونکہ ہنڈال جنڈیالہ ضلع امرتسر میں ہوا - نہ کہ پرگنہ بٹالہ میں - دیکھو تاریخ گورو خالصہ صفحہ ۲۶ پس اس پرسنگ سے ہنڈال اور اس کے مریدوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔